

11422-جب اسکی بیوی رُلکی جنتی ہے تو خاوند ناراض ہوتا ہے

سوال

بعض مسلمان اللہ تعالیٰ انہیں بدایت سے نوازے جب اللہ تعالیٰ انہیں بیٹھ عطا کرتا ہے تو وہ ناراض ہوتے اور اس آنے سے انکا دل **ٹنگی** محسوس کرتا ہے۔ اور میں انہیں بھی جانتا ہوں جو کہ اپنی بیوی کو اگر نہ پچی جمنے تو اسے طلاق کی دھمکی دیتے ہیں۔
ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر شریعت اسلامیہ کی روشنی ڈالیں؟

پسندیدہ جواب

بلاشبہ یہ فعل جاہلیت کے افعال میں سے ہے۔ اور جاہلیت کے اجدلوگوں کے اخلاق میں سے ہے جکے بارہ میں قرآن و سنت کے اندر رسمت اور انکے اس عمل کو بہت قیح قرار دیا گیا ہے۔

اور آج کی کل سے کتنی مثالثت ہو چکی اگر آپ مسلمانوں کے ممالک میں ولادت ہاپٹل کی زیارت کریں اور وہاں جا کر دیکھیں جکے ہاں رُلکیوں کی پیدائش ہوئی ہے ان کے چہروں پر اپنی نظر دوڑائیں اور انکی باتوں کا جائزہ لیں اور ان کے حالات کا گھر اپنی سے جائزہ لیں تو آپ ان لوگوں اور اہل جاہلیت کے لوگوں کے حالات میں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے عجیب و غریب مثالثت اور مرافت پائیں گے اور ان لوگوں کا حال یہ ہوتا تھا کہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان میں سے جب کسی کو رُلکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لختا ہے، اس بری خبر کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبادے، آہ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں،" ۱۷ الخل 58-59

اور رُلکیوں کی ولادت پر ناراضگی کے اسباب میں سے یہ بھی ہے کہ بعض ہسپتا لوں میں عورت کے رحم میں کیا رُلکی ہے یا رُلکا آوازی شعاعوں سے چیک کر کے بتایا جاتا ہے تو اگر رُلکا ہو تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے اور اگر رُلکی ہو تو اسے نہیں بتایا جاتا، تو یہ معاملہ بہت ہی زیادہ خطرناک ہے جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل ممانعت والی چیزیں مرتب ہوتی ہیں۔

ان میں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اس کی بہبہ کی گئی چیز کو رد کرنا ہے جس کی بنابر اسے سزا اور ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس میں عورت کی توہین اور اسکی قدر میں کمی ہے اور اسے اس پر وہ چیز ڈالنا ہے جسکی وجہ طاقت نہیں رکھتی۔

یہ جمالت اور بے وقوفی اور حماقت اور رفت اعقل کی دلیل ہے

اور اسیے ہی اس میں اہل جاہلیت کے اخلاق سے مشابہت ہے۔

تو مسلمان کے لئے بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ وہ ان راستوں سے بچے اور کنارہ کشی اختیار کرے اور اپنے آپ کو ان ہلاکت والی چیزوں سے نجات دلائے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سلیم کرنا اور مانا واجب ہے اور اس پر راضی ہونا ممون کی صفات میں سے ہے۔

اور پھر بیٹیوں کی فضیلت کسی پر مخفی نہیں۔ تو وہ ہی مائیں بنتی ہیں اور وہی بہنیں بھی ہوتی اور وہ ہی بیویاں بھی ہیں اور وہ معاشرے میں انکا تناسب نصف ہے اور دوسرے نصف کو پیدا کرتی ہیں تو گویا وہ سارے کا سارہ معاشرہ وہی ہیں۔

دیکھیں کتاب : تحشیۃ المولود فی حکام المولو۔۔۔ تالیف ابن قیم ص 16

اور انکی فضیلت پر دلالت کی بہت سے دلائل ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکا ذکر بطور بہبہ کے کیا اور انہیں لڑکوں سے پہلے ذکر کیا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"جسے چاہتا ہے بیٹیاں بہہ کرتا اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے" الشور۔ 49

اور ایسے جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکا فضل بیان کیا ہے اور ان سے احسان کرنے پر ابھارا ہے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے۔۔۔

(جبے ان بیٹیوں کی آزمائش میں ڈال دیا جائے تو وہ ان کے ساتھ احسان کرے (اچھی پرورش کرے) تو یہ اس کے لئے آگ سے پردوہ بن جائیں گی)

اسے بخاری نے (فتح الباری 1418) اور مسلم نے (2629) نے روایت کیا ہے۔۔۔